فرماتے سنا۔

اے اللہ۔ میں اس (حسنؑ) سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

حدیث نمبر 6

حوالہ جات: 1) سنن الترمذی جلد 2 ص 307

2) البخاری حدیث 364

3) صحیح ابن ماجہ

4) مسند امام احمد حنبلؒ جلد 4 ص 172

5) دیگر

حضرت یعلی بن مُرّہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ:

حسینؑ منی وَانا من الحسینؑ

ترجمہ: حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں

جو حسینؑ سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھے گا حسینؑ سبط ہے اسباط میں سے۔

حدیث نمبر 7

حوالہ جات: 1) مشکوٰۃ شریف ص 572

2) دلائل النبوۃ حدیث نمبر 4469

3) مسند امام احمد حنبلؒ جلد 3 ص 342

حضرت اُم الفضل بنت حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس داخل ہوئیں۔ کہا اے اللہ کے رسولؐ میں نے آج رات بُرا خواب دیکھا آپؐ نے فرمایا وہ کیا ہے اس نے کہا وہ بہت سخت ہے۔ فرمایا وہ کیا ہے۔ اس نے کہا میں نے دیکھا ہے آپ کے جسم کا ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا۔ انشاء اللہ فاطمہ سلام اللہ علیہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو تیری گود میں آئے گا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہ کے ہاں حضرت حسینؑ پیدا ہوئے اور پھر میری گود میں آئے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں گئی میں نے حسینؑ کو اٹھا کر آپ کی گود میں دے دیا۔ میں کسی اور طرف دیکھنے لگی اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں۔ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کیوں روتے ہیں۔ فرمایا۔ حضرت جبرائیل میرے پاس آئے

ہیں انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔ میں نے کہا اس حسینؑ کو ؟ فرمایا ہاں اور اس نے مجھے اس (مقتل گاہ) کی سرخ مٹی لا کر دکھائی ہے۔

حدیث نمبر 8

حوالہ جات: 1) ذخائر العقبیٰ ص 147

2) مجمع الزوائد جلد 9 ص 189

3) صواعق محرقہ ص 115

4) دیگر کتب

حضرت ام سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حسینؑ کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور رو رہے تھے۔ میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل نے خبر دی ہے کہ میرا یہ بیٹا ایک سرزمین میں جسے کربلا کہا جاتا ہے قتل کیا جائے گا۔ آپ نے اس کے بعد مجھے سرخ مٹی دی اور فرمایا یہ اس سرزمین کی مٹی ہے جہاں وہ قتل کیا جائے گا۔ جب یہ مٹی خون ہو جائے تو سمجھ لینا کہ وہ قتل کیا جا چکا ہے۔ حضرت ام سلمیٰ فرماتی ہیں میں نے وہ مٹی ایک شیشی میں رکھ دی اور کہا کرتی تھی کہ یہ مٹی ایک عظیم دن خون میں تبدیل ہو جائے گی۔

حدیث نمبر 9

حوالہ جات :1) سنن الترمذی جلد 2 ص 306

2) مشکوٰۃ شریف ص 570

3) ابن حجر عسقلانی فی تھذیب التھذیب جلد 2 ص 356

4) دیگر

حضرت سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمیٰؓ کے پاس حاضر ہوئی وہ رو رہی تھی میں نے کہا آپ کیوں رو رہی ہیں۔ کہنے لگیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو کیا ہے؟ فرمایا میں ابھی حسینؑ کی شہادت گاہ میں حاضر ہوا تھا۔

حدیث نمبر 10

حوالہ جات: 1) مشکوٰۃ شریف ص 572

2) دلائل النبوۃ حدیث نمبر 6471

3) مسند امام احمد حنبلؒ جلد 1 ص 292

4) دیگر بیشمار کتب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں ایک دن دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے بال پراگندہ اور پاؤں خاک آلود ہیں۔ آپؐ کے ہاتھ میں شیشی ہے۔ اس میں خون ہے میں نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ یہ کیا ہے۔ فرمایا۔ یہ حسینؓ کا اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں آج مسلسل اس کو چنتا رہا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا۔ میں نے اس وقت کو یاد رکھا میں نے پایا۔ حضرت امام حسینؓ اس وقت قتل ہوئے تھے۔

حدیث نمبر 10

حوالہ جات: 1) مسند امام احمد حنبلؒ جلد 6 ص 323

2) صحیح مسلم فضائل الصحابہ واھل بیتی النبی

3) سنن الترمذی حدیث نمبر 3871

4) ابن جریر طبری جلد 22 ص 7

5) دُرِ منشور آیت تطہیر جلد 5 ص 198/199

6) دیگر بے شمار کتب

حضرت ام سلمیٰؓ سے روایت ہے رسول خداؐ نے حضرت سیدہ فاطمہؑ سے کہا اپنے شوہر اور بیٹوں کو میرے پاس لے آؤ۔ آپؑ انہیں لے آئیں اور آپ نے ان پر فدک کی چادر ڈالی۔ پھر ان پر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا

اللھم اِن ھٰولاءِ آلِ محمد فاجعل صلوٰتک وبرکاتک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد انک حمید مجید

(اے میرے اللہ یہ آل محمد علیھم السلام ہیں۔ اپنی صلوات اور برکات محمد و آل محمدؐ پر قرار دے تو یقیناً صاحب ثناو بزرگ ہے۔)

حضرت ام سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ میں نے چادر اٹھائی تاکہ میں بھی اندر داخل ہو جاؤں تو رسول خداؐ نے چادر چھین لی اور فرمایا تو خیر پر ہے۔

حدیث نمبر 11

حوالہ جات: 1) سنن ابن ماجہ حدیث 145

2) مسند امام احمد حنبلؒ جلد 1 ص 442

3) کنزالعمال فی فضائل اہل بیت جلد 12 حدیث 34159

4) جلال الدین سیوطی فی الدر منشور فی تفسیر آیۃ تطہیر

5) دیگر بے شمار کتب

حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ سے فرمایا کہ میری اس سے جنگ ہے جس سے تم جنگ کرو اور اس سے سلامتی ہے جس سے تم سلامتی رکھو۔

حدیث نمبر 12

حوالہ جات: 1) صحیح بخاری حدیث 7222

2) صحیح مسلم ص 822 حدیث 1812

3) مسند امام احمد حنبلؒ جلد 4 ص 89

4) الصواعق المحرقہ

5) کنزالعمال جلد 6 ص 201

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا کہ آپ نے فرمایا۔

دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں وہ سب قریش سے ہونگے

حدیث نمبر 13

حوالہ جات: 1) صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ حدیث نمبر 2408

2) ابن اثیر الجندی فی اسد لغابہ جلد 2 ص 12

3) جلال الدین سیوطی فی تفسیر در منشور فی تفسیر آیت المودۃ

4) دیگر بے شمار کتب

ابو سعید اور اعمش نے حضرت حبیب ابن ابی ثابت اور انہوں نے حضرت زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا۔

میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو گے میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے ایک دوسرے سے جڑی ہے۔ کتاب اللہ جو آسمان سے زمین تک اور ایک پھیلی ہوئی رسی ہے اور میری عترت میری اہل بیت یہ دونوں آپس میں جدا نہیں ہوں گے۔

یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر وارد ہونگے دیکھو تم ان دونوں پر میرے کیسے خلیفہ ثابت ہوتے ہو۔

حدیث نمبر 14

حوالہ جات: 1) مشکوٰۃ شریف ص573

2) مستدرک الصحیحین جلد 2 ص 343 حدیث 3312

3) سیوطی نے دُرِ منثور

4) دیگر بیشمار کتب

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جب انہوں نے کعبہ کے دروازہ کو پکڑا ہوا تھا انہوں نے کہا میں نے رسول خداؐ سے سنا فرماتے تھے میرے اہل بیت کی مثال تم میں اس طرح ہے جس طرح نوحؑ کی کشتی۔ اس میں جو سوار ہوا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔

آلِ محمدؑ آیات قرآنی کی روشنی میں

ڈاکٹر صاحب! احادیث سے مختصراً اہل بیتؑ کا تعارف آپ کو ہو گیا ہو گا اب ذرا قرآن کی طرف چلتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ آپ عرفان سے نابلد ہیں اور روحانیت سے بے خبر ایک میکینکل ملاں ہیں۔ احمد دیات کی تقریریں آپ نے رٹی ہیں اور ان سے لوگوں کو متاثر کرتے ہیں۔ ورنہ میں آپ کو بتاتا کہ قرآن قصیدہ ہے محمد و آل محمدؐ کا اور ہجو ہے ان کے دشمنوں کی۔

اس لئے میں اکتفا کروں گا صرف ان میں سے چند آیات پر جن پر اہل سنت مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیات اہل بیت اطہار کی شان میں اتری ہیں اور کسی نے اختلاف نہیں کیا۔

آیہ تطہیر (آیت نمبر 33 سورۃ احزاب)

إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرًا

یعنی سوائے اس کے نہیں ہے کہ خدا یہ ارادہ رکھتا ہے کہ اہل بیت رسولؐ تم سے ہر گندگی کو دور رکھے اور تم کو اس طرح پاک رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔ (لفظ تطہیر میں اللہ نے پانچ حرف رکھے ہیں)

جناب امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

لیذھب عنکم الرجس یعنی تم سے تمام گناہوں کو زائل کر دیا۔

ویطھر کم تطھیرا یعنی تم کو اپنی کرامت کی خلعتیں پہنائیں۔

اسی آیت کے نزول کے وقت رسول خداؐ نے علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ۔ حسینؑ کو چادر میں لیا اور بی بی ام سلمیٰؓ نے خواہش ظاہر کی مگر حضورؐ نے فرمایا انت علیٰ خیر یعنی آپ خیر پر ہیں مگر چادر میں نہیں آ سکتیں۔

حوالہ: مشکوۃ شریف ص 345 ہے

صحیح مسلم سے روایت نقل کی ہے کہ

ام المومنین حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کی گئی ہے کہ حضور نبیؐ ایک دن کالی کملی پہنے باہر نکلے حسنؑ بن علی آئے تو ان کو کملی میں لے لیا پھر حضرت حسینؑ آئے وہ بھی کملی میں داخل ہوئے پھر جناب فاطمہؑ آئیں ان کو بھی جناب نے کملی میں لے لیا پھر حضرت علیؑ آئے ان کو بھی کملی میں داخل کر دیا ثم قالَ (پھر فرمایا)

انما یرید اللہ لیذ ھب عنکم الر جس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا

بے شک اللہ کا ارادہ ہے کہ اے اہل بیت رسولؐ تم سے رجس کو دور رکھے اور تم کو ایسا پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

آیت تطہیر کی رو سے اہل بیت اطہار یعنی پنجتن پاک معصومین ہیں۔ اور معصومین پر ہی درود ہو سکتا ہے یہ اللہ کے عدل کے خلاف ہے کہ کوئی شخص غیر معصوم ہو اور اللہ، فرشتے اور مومنین اس پر درود بھیجیں اور وہ بھی ہر وقت کیونکہ دنیا میں ہر وقت نماز ادا ہو رہی ہوتی ہے اور نماز میں درود بھیج رہے ہوتے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص ترک اولیٰ میں مبتلا ہو اور اللہ اس پر درود بھیج رہا ہو اور فرشتوں کو جو خود معصوم من الخطا ہیں حکم دے رہا ہو کہ تم بھی ہر وقت درود بھیج دو۔ جب حضرت آدمؑ سے ترک اولیٰ سرزد ہوا تو کیا اللہ نے آدمؑ پر درود بھیج دیا یا جنت سے نکال دیا۔

ڈاکٹر صاحب! بہت کچھ لکھنے کو ہے مگر آپ میری اس مختصر عبارت پر غور کریں میں ایک طالب علم ہونے کے ناطے آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ تعصب اور بغض کے بغیر غور کریں گے تو آپ پر علم کے کئی ہزار ابواب منکشف ہوں گے ڈاکٹر صاحب! علوم دین کثرت مطالعہ سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ جب تک آپ باب العلم کی چوکھٹ پر اپنی جبیں نہیں رکھیں گے علم حاصل نہیں ہوگا مداری کا تماشہ کچھ دیر چلتا ہے مگر اس میں دوام نہیں ہوتا نہ ہی روحانی لذت ہوتی ہے۔ آپ انصاف سے بتائیں اور یہ سوال میں صرف آپ سے کر سکتا ہوں کیونکہ آپ کے پروگرام دیکھ کر مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے قرآن اور دوسری الہامی کتب کا مطالعہ کر لیا ہے۔ سوال آپ سے ہے کہ کیا شیطان عالم نہ تھا؟ شیطان اللہ کو اپنا رب مانتا ہے۔ شیطان قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ صراط مستقیم پر بیٹھا ہے اس کو اپنی خلقت کا علم ہے کہ نار سے بنا ہے اس نے آدمؑ کو پانی اور مٹی سے بنتے دیکھا ہے اس کو عالین کی معرفت ہے اور سمجھتا ہے کہ میں عالین کی برابری نہیں کر سکتا پھر اس کا علم اس کے کام کیوں نہ آیا اور قیامت تک اس کی گردن میں لعنت کا طوق پڑ گیا۔ ڈاکٹر صاحب! اللہ سے ڈریں خدا کی قسم لعنت کا طوق گلے میں آتے ہوئے دیر نہیں لگتی علم صرف وہاں ہے جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا

ہے آپ کہیں اور سے علم حاصل کریں گے تو گمراہی کا قوی امکان ہے جس طرح یزید کو احترام دے کر آپ گمراہی کی دلدل میں ہیں اور میں آپ کی مدد کے لئے اپنا ہاتھ آپ کو دے رہا ہوں۔ آئیں دلدل سے نکلیں ورنہ اللہ اور اس کا حبیب ﷺ گواہ ہیں کہ سقر جو جہنم کا سخت ترین مقام ہے آپ کو وہاں پہنچتے ہوئے پتہ ہی نہیں چلے گا۔

اس خط کے ذریعے میں آپ پر حجت پوری کر رہا ہوں تا کہ آپ یہ نہ کہہ سکیں کہ آپ کو کوئی سمجھانے والا ملا ہی نہیں۔ آئیں حضرت حرؒ کے نقش قدم پر چل کر قافلہ حسینی میں شامل ہو جائیں صرف دو آیتوں کی طرف توجہ کروانی ہے تا کہ آپ کی فکر میں نکھار آ سکے۔

آیت مودت سورۃ شوریٰ 42 آیت نمبر 23

قُل لَّآ أَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ أَجۡرًا إِلَّا ٱلۡمَوَدَّةَ فِي ٱلۡقُرۡبَىٰۗ

یعنی اے میرے حبیب ﷺ اپنی اُمت سے کہہ دیجیے کہ میں اجر رسالت تم سے نہیں چاہتا مگر یہ کہ تم میرے قریبوں سے محبت کرو۔

آئیں میرا ہاتھ پکڑ لیں میں آپ کو مشہور تفاسیر اور کتب احادیث کی طرف رہنمائی کروں جو ہمارے اہل سنت والجماعت کے مایہ ناز علما کرام نے لکھی ہیں اور جن کو پڑھ کر مدرسوں میں طلبا اجتہاد کی ڈگریاں حاصل کرتے ہیں صحیحین اور مسند امام احمد بن حنبلؒ اور تفسیر ثعلبی سے ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ من قرابتک الذین و علینا مودتھم قال یعنی آپ کے وہ قریبی رشتہ دار کون سے ہیں جن کی مودت (محبت) ہم پر واجب کی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ علیؑ، فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹے (حسنؑ و حسینؑ) ہیں۔

حوالہ:۔ تفسیر کشاف۔ مفسر جار اللہ زمخشریؒ میں یوں لکھتے ہیں۔

روی لما نزلت قیل یا رسول اللہ (ﷺ) من قرابتک ھوءلاءِ الذین وجبیت علینا مودتھم قال علیؑ و فاطمہؑ و ابناھما یعنی مروی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (ﷺ) کون سے ہیں جن کی دوستی ہم پر واجب کی گئی ہے فرمایا وہ علیؑ، فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹے ہیں۔ نیز اس کی تفسیر میں مروی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ بہشت اُس شخص پر حرام کیا گیا ہے جو میرے اہل بیت پر ظلم کرے اور میری اولاد کے بارے مجھ کو ایذا پہنچائے۔

ڈاکٹر صاحب! آپ صحیح مسلم جلد 1 ص 48، صواعق محرقہ۔ ص 73، کنز العمال جلد 15 ص 105 اور تفسیر کشاف کا مطالعہ کریں آپ کو اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان ملے گا۔

O جو آل محمدؐ کی محبت پر مرے گا وہ شہید مرے گا۔

O جو آل محمدؐ کی محبت پر مرے گا وہ مغفور مرے گا۔

○ جو آلِ محمدؑ کی محبت پر مرے گا وہ گناہوں سے تائب ہو کر مرے گا۔

○ جو آلِ محمدؑ کی محبت پر مرے گا وہ مومن کامل الایمان مرے گا۔

○ جو آلِ محمدؑ کی محبت پر مرے گا اُس کو مرتے وقت ملک الموت پہلے جنت کی بشارت دے گا پھر منکر اور نکیر قبر میں آ کر مژدہ جنت سنائیں گے۔

○ جو آلِ محمدؑ کی محبت پر مرے گا وہ اس طرح خوشی خوشی جنت میں جائے گا جس طرح دلہن اپنے شوہر کے گھر جایا کرتی ہے۔

○ جو آلِ محمدؑ کی محبت پر مرے گا اس کی قبر میں جنت کی طرف دو دروازے کھولے جائیں گے۔

○ جو آلِ محمدؑ کی محبت پر مرے گا وہ سنت رسول اور جماعت اسلام پر مرے گا۔

اور

○ جو آلِ محمدؑ کی دشمنی پر مرے گا تو وہ کل قیامت کے دن اس حال سے میدان محشر میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا کہ یہ شخص رحمت الٰہی سے مایوس اور نا اُمید ہے۔

○ جو آلِ محمدؑ کی دشمنی پر مرے گا وہ حالت کفر میں مرے گا۔

○ جو آلِ محمدؑ کی دشمنی پر مرے گا وہ جنت کی خوشبو تک بھی سونگھ نہ پائے گا۔

ڈاکٹر صاحب! آلِ محمدؑ کی دوستی اور دشمنی کے نتائج ان محدثین اور مفسرین نے آپ کے سامنے رکھ دیے ہیں اب آپ کی مرضی ہے کہ آپ کون سا راستہ چنتے ہیں جنت کا یا دوزخ کا آپ یقیناً ہر مسلمان کی طرح جنت کا راستہ ہی چنیں گے۔

قرآن میں آلِ محمدؑ کی محبت ہر مسلمان پر واجب کر دی گئی ہے اُسی طرح جس طرح نماز واجب ہے فرق صرف یہ ہے کہ نماز صرف اپنے اوقات میں واجب ہے جبکہ محبت آلِ محمدؑ باشعور مسلمان پر ہر وقت واجب ہے۔

اوپر بیان کئے گئے فرامین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں آلِ محمدؑ کی دشمنی میں مرنے والا کافر، نا امید، نامراد، رحمت الٰہی سے مایوس مرتا ہے اور جنت ایسے شخص پر حرام ہے اب یزید پلید کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ رسولؑ کا بدترین دشمن نہ تھا اگر آپ کو یقین نہیں تو یزید کے اشعار آپ کے سامنے دوبارہ لاتا ہوں۔

یہ اشعار آپ کو بہت سی کتب میں خاص کر تذکرہ خواص الامہ۔ مصنف سبط ابن جوزی میں ملیں گے جو یزید نے اس وقت پڑھے جب سر امام حسینؑ یزید ملعون کے سامنے پیش کیا گیا۔

لیت اشیا فی ببدر شهدوا جزع الخزرج من وقغ الاسل
لا هلوا واستهلو افرحا ثم قالو ایا یزید لا تسل
قد قتلنا القران من سادا تهم وعدلنا قتل بدر فا عتدل
لست من عتبه ان لم انتقم من بنی احمد ماکان فعل
بعت هاشم بالمک فلا جاء الخبر ولا وحی تنزل

ترجمہ: کاش جنگ بدر میں مارے جانے والے میرے عزیز آج ہوتے جنھوں نے خزرج اوراس کے مقتل کو دیکھا۔ آج ان کی جزح کو دیکھتے تو مارے خوشی کے ان کی باچھیں کھل جاتیں اور کہتے اے یزید تیرے ہاتھ شل نہ ہوں ہم نے آج ان کے سادات کو قتل کر کے بدر کا بدلہ لیا بے شک میں عتبہ کا نواسہ نہ ہوتا جو بنی احمد (آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ان تمام باتوں کا جو کر گئے بدلہ نہ لیتا درحقیقت بنوھاشم نے ملک گیری کا ایک کھیل کھیلا ورنہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ کوئی خبر آئی نہ وحی۔

جو نہ وحی کو مانے نہ قرآن کو اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا رسول مانے وہ کس فتویٰ کے تحت مسلمان اور وہ بھی نعوذ باللہ رضی اللہ ہو سکتا ہے؟ ڈاکٹر صاحب! آپ کو مطالعہ کی سخت ضرورت ہے ورنہ آپ گمراہی پھیلائیں گے۔

آپ تو غیر مسلموں کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں۔ اگر کسی غیر مسلم نے آپ سے سوال کیا کہ کیا ہم اس اسلام کا کلمہ پڑھیں جس میں یزید پلید جیسا بدکار، فاجر، ظالم بھی رضی اللہ ہے تو آپ کیا جواب دیں گے؟ کیا آپ کہیں گے کہ اسلام میں کردار، انصاف اور اخلاقیات کی ضرورت نہیں صرف کلمہ کافی ہے۔ یا پھر آپکو کہنا پڑے گا کہ آل رسولؐ کو قتل کرنا ان کو شہر شہر رسوا کرنا، ان کو قید و بند میں رکھنا مسجد نبوی کی بے حرمتی کرنا، خانہ کعبہ پر سنگ باری کرنا اور آگ لگانا (نعوذ باللہ) ثواب ہے۔ ڈاکٹر صاحب! خدا کے لئے اپنا عقیدہ درست کریں ورنہ کوئی اور پیشہ اپنائیں۔ اسلام کی جان چھوڑ دیں۔ کیوں اپنے مسلک کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں کیونکہ مسلمانوں کے جتنے بھی مسالک ہیں ان کا چند چیزوں پر اتفاق ہے۔ مثلاً اللہ کی وحدانیت، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور ختم نبوت قیامت، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کعبہ و قبلہ، مسجد نبوی کی حرمت وغیرہ اس طرح تمام مسلم مسالک میں یزید قابل مذمت اور جہنمی ہے مجھے امید ہے کہ دیگر مسلکوں کے علما نے بھی آپ کے عقیدے کی مذمت کی ہوگی۔ خاص کر آپ کے اپنے علما نے ضرور اس فاش غلطی کی طرف آپ کی توجہ دلائی ہوگی۔

تمام مسلمانوں کے نزدیک کربلا سیاسی جنگ نہ تھی بلکہ یہ جنگ شیطان کی رحمٰن کے ساتھ تھی۔ شیطان یزید کے روپ میں لا الہٰ الا اللہ مٹانا چاہتا تھا اور حسینؑ نے اپنی اور اپنے خاندان کی قربانی دیکر بنائے لا الہ بن گئے۔

تیسری صدی کے مایہ ناز اہل سنت عالم عبداللہ بن مسلم بن عقبہ دینوی اپنی کتاب الامہ والسیاستہ میں لکھتے ہیں کہ:۔

روایت ہے کہ یزید جب سر اقدس سید الشھداؑ کے ساتھ بے ادبی کرنے لگا تو ابو برزہ سلمیؓ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دیکھ کر تڑپ اُٹھے اور کہنے لگے یزید۔ حسینؑ کے دانتوں سے اپنی چھڑی ہٹا لے بخدا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ حسنؑ اور حسینؑ کے دانتوں اور ہونٹوں کا بوسہ لیتے تھے اور فرماتے تھے تم دونوں (حسن و حسینؑ) جوانان جنت کے سردار ہو خدا تمہارے قاتلوں کو ہلاک کرے اور ان پر لعنت کرے انہیں جہنم میں داخل کرے اور ان کا انجام برا ہو۔

روایت میں ہے کہ ابو برزہ کے یہ کلمات سنکر یزید ملعون نے آپ کو بے عزت کر کے دربار سے نکل جانے کا حکم دیا چنانچہ آپ یہ کہتے ہوئے دربار یزید سے باہر نکلے۔

یزید۔ خدا تیرے ہاتھوں کو قطع کر دے یہ روایت اور بہت سی کتب میں نقل کی گئی ہے۔

آیت مودۃ کے تحت اجر رسالت محبت اہل بیت طے پائی یعنی حسینؑ کی محبت کو خدا نے اجر رسالت قرار دیا ہے کیا حسینؑ کو پیاسا قتل کرنا اجر رسالت تھا کیا حسینؑ کے ہونٹوں کے ساتھ چھڑی سے گستاخی کرنا اجر رسالت تھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسیوں کو سر برہنہ بھرے دربار میں لانا اجر رسالت تھا کیا اہل بیت رسولؐ کو قید و بند میں رکھنا اجر رسالت تھا ؟؟؟

ڈاکٹر صاحب! ذرا تعصب کی عینک ہٹا دیں اور علم کی روشنی میں جواب دیں مگر اپنے ضمیر کو حاضر کر کے۔

آیت مودۃ کے تحت آل محمدؐ کی محبت امت پر اجر رسالت کے طور پر واجب ہے یہاں پھر ایک نقطہ ہے کہ غیر معصوم کی محبت اجر رسالت قرار نہیں دی جاسکتی یہ آیت بھی اہل بیت اطہار کی عصمت پر دلالت کرتی ہے۔

آیت مباہلہ

سورۃ آل عمران پ 3 آیت 60

فَمَن حآجَکَ فیہِ منۢ بعدِ مَا جآ ءَ کَ مِنَ العِلمِ فَقُل تَعَالَو اندُ عُ ابنَا ءَ نا وَ ابنَا ءَ کُم وَ نِسآ نا وَ نِسا ءَ کُم وَ اَنفُسَنَا وَ اَنفُسَکُم ثُمَّ نَبتَہِل فَنجعَل لَّعنَتَ اللہِ عَلَی الکَاذِبِینَ o

پس جو علم و برہان کے بعد تم سے حجت کریں (عیسٰی کے بارے میں) پس کہہ دو آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو لے آؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم بھی اپنی عورتیں لے آؤ ہم اپنی جانوں کو لائیں تم اپنی جانیں لے آؤ پس ہم عاجزانہ التجا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت طلب کریں۔

ڈاکٹر صاحب! میرا چیلنج ہے آپ کو آپکے ساتھیوں کو کہ کسی بھی مسلک کی کسی تاریخ یا تفسیر سے ثابت کر دیں کہ مباہلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے علاوہ کسی اور کو ساتھ لے گئے ہوں حتی کہ آیت میں گنجائش تھی کیونکہ ابنآ ءنا، نسآ ءنا اور انفسنا سب جمع کے صیغے ہیں عربی میں دو سے زیادہ جمع کہلاتا ہے یعنی جمع کے لئے کم سے کم تین کا عدد چاہئے۔

لیکن آپ تفسیر کشاف جلد اول ص 207 سطر نمبر 23 کا مطالعہ کریں جار اللہ امام زمخشری نے یوں نقشہ کھینچا ہے:۔

"دوسرے روز صبح کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسینؑ کو گود میں اُٹھائے امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑے مباہلہ کے لئے تشریف لا

رہے تھے اور فاطمہ الزہراؑ ان کے پیچھے اور علیؑ فاطمہؑ کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے پیغمبرؐ راستہ میں ان سے ارشاد فرماتے ہیں جس وقت میں دعا کروں گا تم سب آمین کہنا۔

مزید حوالہ جات:۔

1) تفسیر دُرِمنثور جلد دوئم ص 38 امام جلال الدین سیوطی
2) صوائق المحرقہ ص 107 امام حجر مکی
3) تفسیر کبیر جلد دوئم ص 699 امام فخر الدین رازی
4) تفسیر التنزیل مطبوعہ بمبئی ص 163 امام بغوی
5) تفسیر بیضاوی مطبوعہ نول کشور ص 140 قاضی بیضا عبداللہ ابن عمر
6) مودۃ القربٰی سید علی ہمدانی شافعی
7) تفسیر ابن کثیر

یہاں حوالاجات نقل کیے جائیں تو کئی سو صفحات درکار ہیں، میرے خیال میں اوپر دیے گئے چند حوالاجات آپ کے لئے کافی ہیں۔

صواعق محرقہ کے صفحہ 107 پر امام حجر مکی سعد بن ابی وقاص سے روایت نقل کی ہے کہ "لما نزلت ھذا الایۃ ندع ابنا تناء ابنائکم دعا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) علیاً و فاطمۃ وحسناً وحسیناً فقال اللھم ھولاء اھلی۔"

یعنی جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو پیغمبرؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور کہا اے اللہ میری اہل بس یہی لوگ ہیں۔

تفسیر کبیر جلد دوئم، ص 699 میں امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں۔

وکان رسول اللہ صعلم خرج وعلیہ مرطمن شعر اسود وکان قد اجتضن الحسین واخذ بیدالحسن و فاطمہ تمش خلفہ وعلی رضی اللہ عنہ خلفھا و یقول اذا دعوت فامنو.

یعنی حضور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مباہلہ کے لئے نکلے تو ان پر کالے رنگ کی چادر تھی حضور نے حسینؑ کو تو گود میں اُٹھایا اور امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑ لیا اور سیدہ فاطمہؑ پیغمبرؐ کے پیچھے جارہی تھیں اور جناب علیؑ سیدہ کے پیچھے پیچھے جارہے تھے اور حضورؐ فرما رہے تھے کہ مباہلہ کی حالت میں جس وقت میں دعا کروں تم سب آمین کہنا۔

ڈاکٹر صاحب کُل جہان کے آقا، امام اولین وآخرینؐ، سید المرسلینؐ، خاتم النبیینؐ اپنی انگشت مبارک کے ایک اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کرنے والی ہستی غروب آفتاب کے بعد ردِ شمس کا معجز نما ہستی جب دعا کے لئے

اپنے دست مبارک بلند کرے تو کیا آمین کی ضرورت رہتی ہے؟ یہ صرف ہمیں ان چار ہستوں علیؑ، فاطمہ الزہرؑا، حسنؑ اور مولا کریم کربلا امام حسینؑ کا مقام بتانے کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا منصوبہ تھا تا کہ امت کو بتایا جائے کہ پاک ہستیاں کون سی ہیں۔ آیت مباہلہ ان ہستیون کی عصمت کی ایک اور مضبوط دلیل ہے کیونکہ جھوٹوں پر لعنت کرنے کے لئے جانا تھا اس مقصد کے لئے اللہ نے ان پانچ ذوات مقدسہ کا چناؤ کیا پوری اُمت میں ان کا چناؤ یہ بتاتا ہے کہ ان سے نہ ماضی نہ حال اور نہ ہی مستقبل میں جھوٹ (نعوذ باللہ) صادر ہوسکتا ہے اور یہ معصوم کی نشانی ہے۔

آیت مباہلہ دلالت کرتی ہے کہ یہ ہستیاں معصوم من الخطا ہیں اور یہ چار انوار ہی رسول اللہ ﷺ قرآن اور سنت کی روح سے آپ کے پاکیزہ ساتھی ہیں جن کا سابق کتب میں بھی ذکر ہے۔

ڈاکٹر صاحب! رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو چار انوار ان کے ساتھ ہونگے وہ یہی ہیں کیونکہ یہ انوار مقدسہ کبھی حالت کفر میں نہ رہے ہیں نہ کبھی کسی بت کے سامنے جھکے ہیں آپ کی ایک تقریر سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ یہاں پر بھی مغالطہ کا شکار ہیں۔ حضور ﷺ کے ساتھی ہم نہیں بنا سکتے بلکہ ان کا تعین صرف اور صرف اللہ اور اس کا رسول ہی کر سکتا ہے اگر ہمارا دل یہ چاہتا ہے کہ مباہلہ میں فلاں صحابی یا فلاں خاتون کو بھی ہونا چاہیے تھا تو اللہ اور رسول ﷺ کی نگاہ ہی جانتی ہے کہ ان کو مباہلہ میں کیوں لے جانا پسند نہیں فرمایا اللہ سے تو ہم جھگڑا کرنے سے رہے وجہ صرف ایک نظر آتی ہے کہ صاحب عصمت، صاحب درود اور پاکیزہ ہستیاں اللہ اور رسول ﷺ کی نظر میں صرف یہ پنج تن پاکؑ ہیں انہیں چار ہستیوں کا ذکر اسلام سے پہلے مذہبی کتب میں ہے جن کو آپ سمجھتے ہیں وہ آپ کا اپنا خیال ہے مگر قرآن وسنت سے ثابت نہیں ہے ۔

محمد وآلِ محمدؐ کا ذکر دیگر ادیان کی کتب میں

ڈاکٹر صاحب! آپ کا تو ہندوؤں کی مذہبی کتب کا مطالعہ ہے کیا آپ نے پانڈوؤں اور کوروں کی مشہور جنگ میں شری کرشن جی مہاراج کی وہ دعا نہیں پڑھی جو کرشن جی نے اپنے سرفروشوں کو اپدیشن دینے کے بعد اپنے مالک حقیقی کے سامنے سجدہ میں دعا مانگی:۔

"ہے پرمیشور سنسار پریم آتما تجھے اپنی ذات کی قسم جو آکاش اور دھرتی کا جنم کارن ہے تجھے اپنے پریتم کے پریتم کا واسطہ جو اھلی ہے جو سنسار کے سب سے بڑے مندر میں کالے پتھر کے نزدیک اپنا چمتکار دکھلائے گا تم میری بنتی سن جھوٹے راکسشوں کو نشٹ کر اور سچوں کو فتح دے ہے ایشور۔ ایلا۔ ایلا۔ ایلا"

حوالہ: رسالہ کرشن بنتی، مولف پنڈت رام دھن، ص 72 شائع کردہ ساگری پتکالیہ دہلی 1931ء۔

ڈاکٹر صاحب! رسول ﷺ نے خیبر میں فرمایا علیؑ میرا اور اللہ کا محبوب ہے حضور ﷺ خود اللہ کے محبوب ہیں